Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ ستمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ اور حرارت رہتی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

لاہور ۴ ستمبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج نسبتاً زیادہ کمزوری رہی۔ غنودگی کا بھی غلبہ رہا ٹمپریچر 99.5 ہے۔

احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حیدرآباد دکن میں طلباء اور پولیس میں شدید تصادم ——— پولیس کئی بار گولی چلا چکی ہے

طلباء غیر حیدرآبادیوں کو ملازمتیں دینے کے خلاف مظاہرے کر رہے ہیں

حیدرآباد دکن ۴ ستمبر۔ آج حیدرآباد میں پولیس نے مظاہرہ کرنے والے طلباء اور ان کے حامیوں پر جن کی تعداد دس ہزار تھی گولی چلا دی۔ جس سے متعدد اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے۔ واضح رہے کہ کل بھی مظاہرہ کرنیوالے طلباء پر پولیس نے دو بار گولی چلائی تھی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ آج کی فائرنگ سے کل کی نسبت نقصان زیادہ ہوا ہے۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا۔ جب طلباء کا ہجوم عثمانیہ جنرل ہسپتال کے سامنے اکٹھا ہو گیا۔ اور یہ مطالبہ کرنے لگا کہ کل کی فائرنگ میں جو طلباء ہلاک ہوتے تھے۔ ان کی لاشیں ان کے حوالے کر دی جائیں۔ طلباء نے پولیس کی وائرلیس کی کاریں آگ لگا دی۔ اور میونسپلٹی کی جائداد کو بھی نقصان پہنچایا۔

موجودہ شورش سکندر آباد تک پہنچ چکی ہے وہاں بھی متواتر مظاہرے ہو رہے ہیں۔ اور پولیس گشت لگا رہی ہے۔ حیدرآباد اور سکندر آباد میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ طالبعلم غیر حیدرآبادیوں کو ملازمتیں دینے پر احتجاج کرنے کے لئے مظاہرہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے پولیس پر پتھراؤ بھی کیا جس سے چالیس اشخاص زخمی ہو گئے فائرنگ کی تحقیقات کے لئے ایک عدالتی کمیشن قائم کر دیا گیا ہے ——— وزیر اعظم حیدرآباد نے ایک نشری تقریر میں اعلان کیا ہے کہ جو لوگ "حیدرآباد صرف حیدرآبادیوں کے لئے ہے" کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ ان کو آزاد حیدرآباد کی تحریک کا حامی گردانا جائے گا۔ اور اسی حیثیت سے ان کے ساتھ سلوک کیا جائے گا۔

امریکہ اور برطانیہ ڈاکٹر مصدق سے گفتگوئے مصالحت جاری رکھینگے

لندن ۴ ستمبر۔ برطانیہ اور امریکہ نے ایک بار پھر ڈاکٹر مصدق وزیر اعظم ایران سے گفتگوئے مصالحت جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلہ کی عملی صورت یہ ہو گی کہ برطانوی تجاویز پر ڈاکٹر مصدق نے جو اعتراضات کئے ہیں۔ ان کے متعلق برطانیہ اور امریکہ وضاحتی مراسلے ارسال کریں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دونوں ملکوں کو اس امر کے متعلق سخت تشویش ہے کہ مبادا ایران کمیونسٹوں کے حلقہ اثر میں نہ داخل ہو جائے۔ چنانچہ اس سلسلے میں برطانیہ اور امریکہ میں سرگرمی کے ساتھ باہمی مشورے ہو رہے ہیں۔

مصری کابینہ میں ردوبدل ہفتہ تک ملتوی ہو گیا

قاہرہ ۴ ستمبر۔ مصری کابینہ میں جو ردوبدل ہونے والا تھا۔ اسے ہفتہ کے دن تک ملتوی کر دیا گیا ہے التواء کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ بعض اشخاص جنہیں کابینہ میں شامل کیا گیا تھا۔ انہوں نے آخری وقت اس ذمہ داری کو اٹھانے سے انکار کر دیا

اگر جنیوا کانفرنس ناکام رہی تو اقوام متحدہ کو ہندوستان کے خلاف سخت قدم اٹھانا چاہیئے

مذاکرات کشمیر کے متعلق آزاد کشمیر کے سیاسی حلقوں میں اظہار تشویش

جنیوا ۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاست کشمیر کے دونوں حصوں سے فوجوں کے انخلاء کے متعلق اقوام متحدہ کے نمائندہ ڈاکٹر گراہم نے جو نئی تجاویز پیش کی ہیں تاحال پاکستان اور ہندوستان کے نمائندے اُن پر غور کر رہے ہیں۔ ان تجاویز کو سختی کے ساتھ صیغہ راز میں رکھا جا رہا ہے ——— امید کی جاتی ہے کہ آج دونوں ملکوں کے نمائندے ڈاکٹر گراہم سے علیحدہ علیحدہ ملاقات کریں گے۔

آزاد کشمیر کے سیاسی حلقے تازہ صورت حال پر تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہندوستان مقبوضہ کشمیر میں ۲۷ ہزار فوج رکھنا چاہتا ہے اور یہ تعداد اس تعداد سے سات گنا زیادہ ہے جو وہ آزاد کشمیر میں متعین کرنے پر رضامند ہوا ہے۔ علاوہ ازیں چونکہ ہندوستان آزاد کشمیر کے علاقہ پر حملہ کرنے کا حق بھی محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ اسلئے اتنی بڑی تعداد میں فوج رکھنا یقینی طور پر خطرناک ہے ——— آزاد کشمیر کے سیاسی حلقوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اگر جنیوا کی گفت وشنید ناکام رہی تو پھر اقوام متحدہ پر یہ فرض عائد ہو گا کہ وہ ہندوستان کے خلاف سخت قدم اٹھائے۔

کراچی۔ ۴ ستمبر پاکستان مسلم لیگ کے صدر خواجہ ناظم الدین نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ۱۱-۱۲ اکتوبر کو بمقام ڈھاکہ منعقد ہو گا۔

نئی دہلی ۴ ستمبر۔ نیپال کے شاہ تری بھون نئی دہلی پہنچے۔ آپ وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو سے ملے۔ اور نیپال کے وزارتی بحران کے بارے میں ہندوستانی حکومت سے مشورہ کیا

پشاور۔ ۴ ستمبر افغانستان میں متعین پاکستانی سفیر کرنل ایس پی شاہ آج پشاور سے جلال آباد پہنچ گئے

حکومت سندھ نے فاضل اناج کے ذخیروں کو ضبط کرنا شروع کر دیا

حیدرآباد سندھ ۴ ستمبر۔ حکومت سندھ نے ان زمینداروں کے فاضل اناج کے ذخیرے ضبط کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ جنہوں نے اب تک حکومت کو ان ذخیروں کی اطلاع نہیں دی۔ اس سلسلہ میں اب تک چھ ہزار من گیہوں ضبط کیا جا چکا ہے۔

حکومت نے تمام ضلعوں کے کلکٹروں کو ہدایت کی ہے کہ جو زمیندار اپنے غلہ کی تفصیل بتانے سے انکار کریں۔ ان پر مقدمہ چلایا جائے۔ یاد رہے کہ صوبائی حکومت نے فاضل غلہ کی مقدار بتانے کی آخری تاریخ زمینداروں کی درخواست پر ۳۱ اگست تک بڑھا دی تھی۔

جاپان کپاس کی خریداری جلد از جلد شروع کر دیگا

کراچی ۴ ستمبر۔ پاکستان میں متعین جاپان کے نامزد سفیر آج تیسرے پہر کراچی پہنچ گئے۔ ہوائی اڈے پر انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ خواہ کپاس کی خریداری کرنے والا جاپانی مشن آئے نہ آئے جاپان پاکستانی کپاس کی خریداری جلد از جلد شروع کر دیگا۔

پنجاب میں افیون کا استعمال ممنوع قرار دیدیا جائے گا

لاہور ۴ ستمبر حکومت پنجاب نے افیون کے استعمال کو مکمل طور پر ممنوع قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس غرض کے لئے پنجاب اسمبلی کے آئندہ سیشن میں ایک بل پیش کیا جائے گا۔ اس بل کو سرکاری گزٹ میں شائع کر دیا گیا ہے۔ اس کی رو سے کوئی شخص نہ افیم تیار کر سکے گا۔ نہ ایسے آلات رکھ سکے گا۔ جن سے اس کی تیاری میں مدد ملے۔ نہ استعمال کر سکے گا نہ افیون قبضہ میں رکھ سکے گا اور نہ ہی ایسے حقے یا برتن اپنے قبضہ میں رکھ سکے گا۔ جن میں افیون رکھی جاتی ہو۔ اس حکم کی خلاف ورزی پر دو سال قید یا دو ہزار روپیہ جرمانہ یا ہر دو سزائیں اکٹھی دی جا سکیں گی۔

جنرل نجیب کا مصری عوام کو انتباہ

قاہرہ ۴ ستمبر۔ مصر کے کمانڈر انچیف جنرل محمد نجیب نے مصری عوام کو متنبہ کیا ہے کہ اگر تخریب پسند عناصر نے ملک کے امن و امان میں خلل ڈالنے کی کوشش کی تو فوج ان کو سختی سے کچل دے گی۔ قاہرہ سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے انہوں نے ملک کے باشندوں سے اپیل کی کہ وہ شرارت پسند سیاسی جماعتوں کے بہکانے میں نہ آئیں۔ کیونکہ اصلاحات کا جو پروگرام حکومت نے پیش کیا ہے اس سے ان جماعتوں کو سخت نقصان پہنچے گا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

اخبار "درنجف" کا حضرات شیعہ کیلئے بروقت انتباہ

احراریوں اور دیو بندیوں وغیرہ کے نزدیک

شیعہ صاحبان ختم نبوت کے منکر ہیں

از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد احمدیہ لنڈن

شیعہ صاحبان کے مشہور اخبار "درنجف" نے اپنے پرچہ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۵۲ء میں اپنے شیعہ بھائیوں سے خطاب کرتے ہوئے یہ بالکل درست لکھا ہے کہ

"اس وقت سواد اعظم اور ہمارے درمیان یہ قادیانی موجود ہیں۔ اگر کبھی انکو اس گروہ سے فرصت ملی تو دوسرا قدم ہمارے سروں پر رکھنے کی کوشش کریں گے۔ وہی ہتھیار جو آج قادیانیوں کی گردن پر چلا رہے ہیں۔ کل کو براہ راست دوبارہ تیز کر کے ہماری گردنوں پر چلائینگے۔ جس طرح انکار خاتمیت کی وجہ سے قادیانیوں پر کفر کے فتوے لگائے جا رہے ہیں کل کو انکار خلافت ثلاثہ کی وجہ سے ہم پر صاد رہو کر مطالبہ پیش کرینگے۔ چونکہ روافض خلفائے راشدین سے حسن عقیدت نہیں رکھتے۔ انکی خلافت و امامت کے منکر ہیں۔ اس لئے کافر ہیں انکو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔"

"درنجف" کا یہ بیان محض خیال نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ سنیوں کی عقائد کی کتب شرح فقہ اکبر وغیرہ میں لکھا ہے۔ کہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت چونکہ اجماع سے ثابت ہے۔ اس لئے اس کا منکر کافر ہے۔ لیکن معاملہ یہیں تک ختم نہیں۔ بلکہ احراری اور دیوبندی وغیرہ شیعہ صاحبان کو ختم نبوت کے بھی منکر سمجھتے ہیں چنانچہ اخبار "زمیندار" مورخہ یکم ستمبر میں پروفیسر خالد محمود صاحب ایم۔ اے ناظم اعلےٰ جمعیت علماء سیالکوٹ کا عقیدۂ ختم نبوت کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں پروفیسر صاحب زیر عنوان "حضرت امام شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا عقیدۂ ختم نبوت" لکھتے ہیں۔

"امام باصطلاح ایشاں معصوم مفترض الطاعت منصوب للخلق است وحی باطنی در حق امام تجویز مے نمایند۔ پس در حقیقت ختم نبوت را منکر اند گو بزبان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم را خاتم الانبیاء میگفتہ باشند" (تفہیمات الٰہیہ جلد ۲ صہ ۱۴۴)

ان لوگوں (یعنی شیعہ صاحبان ناقل) کی اصطلاح میں امام زمان معصوم واجب الاطاعت اور اصلاح خلق کے لئے مامور ہوتا ہے۔ اور اس کے حق میں یہ لوگ وحی باطنی جائز قرار دیتے ہیں۔ پس یہ لوگ حقیقتاً ختم نبوت کے منکر ہیں۔ خواہ حضور کو خاتم الانبیاء ہی کیوں نہ کہتے ہوں۔"

پروفیسر صاحب حضرت شاہ صاحب محدث دہلوی کی مذکورہ بالا عبارت کا ترجمہ لکھ کر تحریر فرماتے ہیں:-

"اس عبارت سے واضح ہوا کہ آنحضرت کے بعد کسی شخص کو معصوم واجب الاطاعت اور اصلاح خلق کے لئے مامور مان لینا ہی ختم نبوت کا انکار ہے"۔

میاں اختر علی صاحب مدیر مسئول اخبار "زمیندار" اور احراریوں اور دیوبندیوں وغیرہ حضرات کے نزدیک جب شیعہ صاحبان ختم نبوت کے منکر ہیں۔ تو حکومت سے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیوں نہیں کیا جاتا۔ اور یہ کہ انہیں کسی اہم اور کلیدی اسامی پر نہ لگایا جائے۔

پس اخبار "درنجف" نے اپنے شیعہ بھائیوں کو جس خطرہ سے آگاہ کیا ہے وہ خیالی نہیں بلکہ حقیقی اور واقعی ہے اور احراری اور دیوبندی اور میاں اختر علی صاحب وغیرہ دل میں شیعہ صاحبان اور ختم نبوت و خلافت اصحاب ثلاثہ کے منکر ہونے کی وجہ سے کافر اور خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ گو آج منافقانہ رنگ میں انہیں اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم دو لفظوں کی زیادتی کے ساتھ اخبار "درنجف" کی صائب رائے دوبارہ ذیل میں لکھتے ہیں:-

"وہی ختم نبوت کے انکار کا ہتھیار جو آج قادیانیوں کی گردن پر چلا رہے ہیں کل کو براہ راست دوبارہ تیز کر کے ہماری گردنوں پر چلائیں گے۔"

احمدیت و احراریت

عاشقان جمال مصطفویؐ
در گزشتند از سر دنیا
بر شکستند از قبیلہ و قوم
تا فرازند رایت توحید
بہر اعلائے امر ربانی
در رہ دین مصطفےٰ مارا

جاں نثاران مہدیٔ دوراں
وا بریدند از ہمہ اقراں
در گسستند بند ہائے گراں
تا فروزند مشعل ایماں
از برائے رضائے یار یگاں
زندگی چیست؟ بعیت هنواں

چیست؟ داتی طریق احراری
لب مسلمان و قلب زناری

ہلہ اے دشمنان دانش و دیں
ہیچ تدبیر کارگر نامد
احمدیت نہ شد سپر افگن
بلکہ ہر لحظہ در ترقی شد
کاسہ[1] بر سر شکست اعدا را
ہر مخالف زبون و زار آمد

وانمود دید ایں قدر طغیاں
پیش تقدیر کردگار جہاں
باہمہ کوشش و کشاکش تاں
ایں گواہی دہد زمین و زماں
با دلائل بہ حجت و برہاں
حاصل او نبود جز نقصاں

ناوک بے کماں[2] کہ نالہ ماست
تو و ناکامی و نژندی ہا
ہر عدو را ہماں ز پا فگنیم
آں یکے چاہ کند در رہ خلق
باہمہ فتنہ و عناد و فساد

در شب تیرہ بر جہد بہ نشاں
ما و تائید حضرت سبحاں
ما ہمانیم و کار ماست ہماں
خود بیفتاد سر بزیر در آں
با چنیں کبر و نخوت و عدواں

ق

پائے خود را برید احراری
کار بوزینہ نیست نجاری

مظہر

[1] کاسہ برسر کسے شکستن۔ اسے ذلیل و خوار کرنا

[2] مولوی ظفر علی خان صاحب فرماتے ہیں ؎ کہ قادیانیوں کے تیر بے کماں سے بچو

تیرے ہی واسطے سے ہر زندگی سے واسطہ
تیرے سوا ہے کیا مرا مجھکو کسی سے واسطہ؟
میری سزا مری خطا میری جزا تری دعا
مجھکو انا سے واسطہ؟ مجھکو خودی سے واسطہ؟

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۵۲ء

تجاہدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم

خود ساختہ صالحین کے اخبار روزنامہ "تسنیم" مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۵۲ء (دراصل ۴ ستمبر ۱۹۵۲ء) میں مسٹر "تکلف برطرف" فرماتے ہیں۔

یورپ جب پاپائیت کے چنگل میں گرفتار تھا تو پادری جاہل عوام کو لوٹنے کے لئے نئے نئے طریقے ایجاد کرتے رہتے تھے۔ ان میں سے سب سے کارگر حربہ نجات کے سرٹیفکیٹوں کا تھا۔ ہر ایک عیسائی سند یافتہ پادریوں کو فیس دے کر نجات اخروی کا سرٹیفکیٹ خرید سکتا تھا۔ لیکن لطف یہ ہے کہ یہ فیس حسب استطاعت لی جاتی تھی۔ اگرچہ مرزائیت نے انیسویں صدی میں جنم لیا۔ لیکن چونکہ اس کا پورا طریق کار پادریوں کا وضع کردہ تھا۔ اس لئے یہاں ایک نئی "اسلامی پاپائیت" نئے چولے میں نمودار ہوئی۔ انہوں نے انفرادی طور پر نجات کے سرٹیفکیٹ دینے کی بجائے ایک ہی "بہشتی مقبرہ" تعمیر کر لیا۔ جہاں ہر ایک دفن ہونے کی سعادت حاصل کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ "موصی" ہو ۲۹ اگست کے الفضل میں تین درویشوں کی وفات کی خبر شائع ہوئی ہے جو قادیان میں اقامت پذیر تھے۔ ان میں سے دو تو "موصی" تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے لیکن ایک بے چارہ جو بدقسمتی سے "موصی" نہیں تھا عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔ آپ حیران ہوتے ہونگے کہ یہ موصی کیا بلا ہے۔ تو جناب یہ لفظ وصیت سے ماخوذ ہے اور جو شخص یہ وصیت کر جائے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کی جائداد کا کوئی حصہ مرزائیت کو دے دیا جائے وہ موصی کہلاتا ہے۔ دیکھا آپ نے یہاں بھی "حسب استطاعت" کی روح کارفرما ہے۔

افریقہ میں ڈاکٹر ملان نے گوروں اور کالوں کے لئے علیحدہ علیحدہ قوانین مقرر کر رکھے ہیں۔ جن کے خلاف پوری دنیا کی رائے عامہ احتجاج کر رہی ہے۔ عیسائیوں میں بھی گوروں کے لئے علیحدہ گرجے ہیں۔ اور کالوں کے لئے علیحدہ۔ مرزائیت میں خیر کالے اور گورے کی تمیز تو شاید نہیں ہے۔ لیکن موصی اور غیر موصی کی تمیز ضرور موجود ہے۔ وہاں غیر موصیوں پر اتنا ظلم تو نہیں کیا گیا کہ انہیں جہنمی مقبرے میں دفن نہیں کیا جاتا۔ البتہ انہیں عام قبرستان میں دبا دیا جاتا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ امتیاز غیر منصفانہ نہیں ہے آخر موصی موصی ہے اور غیر موصی غیر موصی

تو ہے ہنسوڑ اور میں ہوں تقطیع تیرا میرا میل نہیں

(۵ ستمبر ۱۹۵۲ء)

حضرت عیسے علیہ السلام خدا تعالے کے سچے نبی تھے۔ ان کے ایک خلیفہ پطرس تھے۔ ان کے جانشین روم (اٹلی میں) پوپ کہلاتے ہیں۔ اصل لفظ "پاپا" ہے۔ جس کے معنے باپ کے ہیں

کوئی جماعت خواہ وہ الٰہی جماعت ہو مالی اور جانی قربانیوں کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ قرآن کریم میں مالی اور جانی قربانیوں کی بڑی اہمیت بیان ہوئی ہے۔ ہم یہاں سورۂ صف کی چند آیات نقل کر دیتے ہیں۔

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃٍ تنجیکم من عذاب الیم۔ تؤمنون باللہ و رسولہ و تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیرٌ لکم ان کنتم تعلمون

یعنی اے مسلمان کہلانے والو۔ کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت کی طرف راہ نمائی کروں۔ جو تم کو عذاب الیم سے نجات دلائے۔ سنو اللہ تعالے اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اس کے راستہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو یہی تمہارے لئے اچھا ہے۔

حضرت عیسے علیہ السلام کے پیروؤں نے بھی بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ اور چرچ کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض قربانیاں محیر العقول تھیں تین سو سال تک تو رومی عیسائیوں کی زندگی ہی گویا ایک مسلسل عظیم قربانی سمجھی جا سکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ قربانیاں جانی ہوں یا مالی چرچ کے پادریوں کے ذریعہ ہوتی تھیں۔ پوپ یورپ میں سب سے بڑا پادری تھا اسلئے قربانیاں ضرور اسکے ذریعہ ہوتی تھیں۔ ظاہر ہے کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے روپیہ خرچ کرتے تھے وہ ثواب کے لئے ہی خرچ کرتے تھے۔ ان کو جو رسیدیں دی جاتی تھیں۔ ان پر پادریوں کی طرف سے اس ضمن میں کوئی نیک الفاظ ضرور لکھے جاتے ہوں گے۔ جس طرح آج بھی مودودی صاحب جب رسیدیں دیتے ہیں۔ تو کم از کم جزاکم اللہ احسن الجزاء ضرور لکھتے ہیں۔ اسی طرح پوپ کے ذریعہ جو قربانیوں کا روپیہ خرچ ہوتا ہوگا۔ روپیہ دینے والے کے لئے دعائیہ یا اس قسم کے الفاظ ضرور لکھے جاتے ہونگے جس کا مطلب ہوتا ہے۔ کہ اس طرح قربانی کرنے والے کی نجات ہو گئی ہے۔

جب تک ایسی قربانیوں کا روپیہ فی سبیل اللہ خرچ ہوتا رہے ایسی رسیدات مالی قربانی کرنے والوں کو دینا کوئی برائی نہیں ہے۔ برائی اس وقت پیدا ہوئی جب پوپ نے نجات کی رسیدیں دیکر روپیہ خود ہضم کرنا شروع کر دیا۔ اس وقت واقعی ایسے پروانے یا رسیدیں قابل اعتراض ٹھہرائی گئیں۔ کیونکہ جہلا کے اعتقاد سے ذاتی منفعت کے لئے ناجائز فائدہ اٹھایا جانے لگا۔

پھر قربانی کرنے والوں اور قربانی نہ کرنے والوں میں اللہ تعالےٰ کے نزدیک بھی جب فرق ہوتا ہے۔ تو ان انسانوں کے نزدیک جن کے ذریعہ وہ قربانیاں ہوتی ہیں فرق ہوتا ہے یا نہیں؟ جب اللہ تعالےٰ قربانی کرنے والوں کے لئے وعدہ فرماتا ہے کہ

یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنٰتٍ تجری من تحتھا الانھار ومساکن طیبۃً فی جنٰتِ عدن ذالک الفوز العظیم (سورہ صف)

یعنی اللہ تعالےٰ تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا۔ جن کے نشیبوں میں نہریں بہتی ہیں۔ اور ان کے لئے عدن کے باغوں میں مساکن ہیں۔ یہ بہت بڑی کامرانی ہے۔

جب اللہ تعالےٰ آخرت میں ایسے لوگوں کے لئے امتیاز قائم کرتا ہے۔ تو وہ لوگ جن کے ذریعہ لوگ فی سبیل اللہ اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ اگر وہ ان کے لئے کوئی ظاہرا امتیاز دنیا میں قائم کریں۔ تاکہ دوسرے بھی ان کی دیکھا دیکھی قربانیاں کریں۔ اور ان کے لئے دعا کریں تو اس میں کیا برائی ہے؟

خود "تسنیم" کے اسی پرچے میں جس سے اوپر کا حوالہ درج کیا گیا ہے۔ ایک اعلان پہلے صفحہ پر چوکھٹے میں نہایت نمایاں طور پر درج ہے۔ فھو ھذا

> ہم انتہائی مسرت سے اعلان کرتے ہیں کہ اس وقت تک قربانی کی کھالوں اور نقدی اعانتوں سے تقریباً دس ہزار روپے جمع ہو چکے ہیں۔ اس کے لئے ہم سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ جس نے ہمارے ارادوں کی اس طرح تائید کی۔ اس کے بعد ان حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے کشتی شفاخانہ کی اسکیم کو کامیاب بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹایا۔ جیسا کہ مولانا امین احسن صاحب اصلاحی نے اپنے تازہ بیان میں فرمایا ہے۔ اب ہم انشاء اللہ عنقریب ہی کام کا آغاز کر دیں گے۔
>
> اب ہم نیکی میں تعاون کرنے والے دردمند بھائیوں سے درخواست کریں گے کہ وہ اپنے نیک دل عزیزوں اور دوستوں کو کشتی شفاخانہ کی مستقل اعانت کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ تاکہ یہ شفاخانہ ہمیشہ کے لئے مضبوط بنیادوں پر قائم ہو جائے۔
>
> صفدر حسن صدیقی۔ قیم جماعت اسلامی لاہور
>
> (روزنامہ تسنیم ۵ ستمبر ۱۹۵۲ء)

کیا یہ اعلان قربانی کی کھال دینے والوں کے لئے امتیاز قائم نہیں کرتا؟ رسید یقیناً ہر کھال دینے والے کو علیحدہ دی گئی ہوگی۔ اس اعلان میں ہر اس شخص کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔ جس نے قربانی کی کھال مودودیوں کو عنایت کی ہے۔ کیا یہ پوپ کے سرٹیفکیٹ سے کم ہے؟ حالانکہ کھال لینے والے مودودیئے کو کوئی علم نہیں ہے۔ کہ جس بکرے کی کھال انہیں دی گئی ہے۔ وہ مال حلال سے خریدا گیا تھا یا نہیں۔ اور اس شکریہ کا مطلب یہی ہے ناکہ اس کا اجر تم کو آخرت کو ملے گا۔ یعنی تم کو جنت حاصل ہوگی۔ اگر یہ نہیں تو اور کیا مطلب ہے؟ اس لحاظ سے کیا یہ اعلان مودودیوں کے "بہشتی مقبرہ" میں دفن ہونے کے برابر نہیں ہے؟ جس طرح یہ اعلان یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ جس جس نے فی سبیل اللہ قربانی کی کھال مودودیوں کو دی ہے اس کا شکریہ کرنا واجب ہے۔ تاکہ اس کے لئے دعا کی جائے اور نیک نمونہ پر عمل کیا جائے۔ اسی طرح بہشتی مقبرہ میں دفن ہونا بھی اس بات کی علامت ہے کہ اس شخص نے اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنے کثیر مال کی قربانی دی ہے۔ اس کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے۔ اور اس کے نیک نمونہ پر عمل کیا جائے۔

یہ وہ نتیجہ ہے جس پر اللہ تعالےٰ کے حقیقی صالحین پہنچتے ہیں۔ مگر خود ساختہ صالحین؟ سو سے

نہی ہے روز ازل سے جنہیں نگاہ مگس
وہ پاک شے میں بھی کرتے ہیں جستجوئے نجس
فلک سے مائدہ اترا ہے من و سلوی کا
تری زباں کو ہے لیکن مذاق قوم وعدس

باقی رہا موصی اور غیر موصی کا امتیاز تو مسٹر "تکلف برطرف" کو واضح ہونا چاہیئے کہ یہ امتیاز تو اللہ تعالےٰ کی راہ میں ٹھوس مالی جہاد کی بناء پر ہے۔ مگر۔ رکن متفق اور ہمدرد کا امتیاز اور پھر پنچایتی ووٹر اور غیر پنچایتی ووٹر کا امتیاز کس اسلامی بناء پر ہے؟

شذرات

رسولِ کائناتؐ کی فرمانروائی سے انکار

چند دن ہوئے مولانا ابوالعطاء صاحب نے جناب مودودی صاحب سے ایک ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے الفضل میں لکھا تھا کہ جب مودودی صاحب کے ہاں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم "انا النبی ..." کا تذکرہ ہوا تو آپ نے "نفتنا" کی خاص یا عام اصطلاحوں کا حوالہ دے کر ٹالنے کی کوشش کی اور بعد میں آپ کے ایک مرید نے یہ بھی لکھا کہ حدیث مذکور کے معنی ہی درست نہیں تھے۔

مگر خدا کی قدرت!! آج جو میں مودودی صاحب کے لیکچر "دستوری سفارشات پر تنقید" کا مطالعہ کر رہا تھا۔ وہاں تک میرے سامنے آپ کی مندرجہ ذیل عبارت آ گئی جس میں آپ مولوی ابوالعطاء صاحب کے نقطہ نظر کی پوری پوری تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اسلامی حکومت کا چوتھا اصول یہ ہے کہ اس میں لوگوں کو جان مال اور عزت کے تحفظ کی جو ضمانت دی جائے گی وہ کسی شخص یا فرد کی طرف سے نہیں بلکہ خدا اور رسولؐ کی طرف سے دی جائے گی۔ اس دستوری قاعدے کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

جس شخص نے وہ نماز ادا کی جو ہم ادا کرتے ہیں۔ اس قبلہ کی طرف رخ کیا جس کی طرف ہم رخ کرتے ہیں اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ اور اس کے رسولؐ کا ذمہ ہے" نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اسلامی حکومت کے فرمانروا کی حیثیت سے تھے لہذا آپکے بعد آپ کے نام پر جو حکومت بھی بنے گی اس کا یہی قانون ہوگا یعنی وہ لوگوں کے باطن کا حساب اپنے ہاتھ میں نہ لے گی بلکہ اللہ پر چھوڑ دے گی۔" (ص ۱۵-۱۶)

لہذا اگر پاکستان میں آئین اسلامی نافذ ہوا تو لازماً ارشادِ نبویؐ کے مطابق احمدی ایک مسلمان فرقہ قرار پائیں گے اور وہ لیڈر جو احمدیت کی دشمنی میں رسول کائناتؐ کی فرمانروائی قبول کرنے سے گریز کر رہے ہیں انشاء اللہ اسلام میں شامل نہ رہ سکیں گے۔

ہم دیکھیں گے کہ مسلم لیگ اب اس (Test Case) کے متعلق کیا طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں۔

لبوں پر آزادی

دستور اسلامی (مرتبہ نعیم صدیقی صاحب) کی دفعہ ۱۰ کے تحت غیر مسلم شہریوں کے متعلق جماعت اسلامی کا یہ قانون درج ہے:۔

"غیر مسلم شہریوں کو اس امر کی آزادی ہے کہ اپنے یا مسلمانوں کے علاوہ دوسرے مذاہب کے پیرؤں میں تبلیغ کریں۔ لیکن مسلمانوں میں کسی دوسرے مذہب کی تبلیغ کرنا جرم قابل مواخذہ (cognizeable offence) ہوگا۔ اور اس کی قانوناً سزا دی جائے گی۔" (دستور مع خاکہ ص ۱۵)

مولانا نعیم صدیقی صاحب نے جو اسی عقیدہ کے حامل ہیں لائلپور میں ایک اشتعال انگیز تقریر میں کہا ہے کہ پاکستان میں ابھی تک آزادی کے تقاضوں کو پامال کیا جا رہا ہے۔ (تسنیم ۱۹ اگست ۱۹۵۲ء)

پاکستان کی شہری آزادی کا تمام تر کمال ہے کہ وہ لوگ جن کے دل و دماغ میں غلامانہ ذہنیت کے نظریات کی دنیا آباد ہے ان کے لبوں پر بھی "آزادی" رقص کر رہی ہے۔

"سیاست بدر صالحین"

ایک مودودی لیڈر کا فرمان ہے:۔

"آزادی کا سورج طلوع ہو جانے سے تاریکی دور ہو جانی چاہئے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں ترقی کے راستے ایک مدرس کانسٹیبل۔ کلرک یا ایک معمولی آدمی کے لئے اس طرح نہیں کھلے جس طرح ناظم الدین صاحب اور دولتانہ کے بچوں کے لئے کھلے ہیں" (تسنیم ۱۹ اگست)

لگتے ہاتھ ذرا کوثر کا یہ شعر بھی پڑھئے ؎

جو صالحین سیاست بدر ہیں برسوں سے
وہ لے کے ہاتھ میں اب الکتاب ابھریں گے

(تسنیم ۱۱ نومبر ۴۹ء)

کیا اب بھی یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ یہ عوام کے لئے آزادی کا درس نہیں بلکہ "سیاست بدر صالحین" کی صدائے احتجاج ہے۔

ایک تخریب پسند اخبار

"زمیندار" نے لیاقت علی خانصاحب مرحوم کے متعلق لکھا ہے:۔

"ان کی شہادت کی ذمہ داری ان تفرقہ پردازوں کی زبان اور تخریب پسندوں کے قلم پر عاید ہوتی ہے۔ جنہوں نے۔ ماحول کو تلخ سے تلخ تر بنانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ لہذا سوال یہ ہے کہ قوم ان سے مواخذہ کرنے کے لئے کیا قدم اٹھانا چاہتی ہے۔" (۳۰ اگست ۱۹۵۲ء)

"زمیندار" کی یہ زور دار تائید کرتے ہوئے ہم ذیل میں "ایک تخریب پسند اخبار" کا ایسا ہی ایک شر انگیز بیان درج کرتے ہیں جو خانصاحب مرحوم کی شہادت سے صرف ایک سال قبل شائع ہوا اور اس میں لیاقت علی خانصاحب کے دورِ حکومت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہاں تک کہا گیا ہے کہ:۔

"لمبی چوڑی تفصیلات میں جائے بغیر آپ ملک کے ساٹھ فیصدی مزارعوں کو دیکھئے۔ پھر آپ ملک کے ادنیٰ ملازمین۔ پولیس مین۔ پوسٹ مین۔ چپڑاسی۔ کلرک۔ سکول ماسٹر۔ ... ہی کو دیکھئے۔ ان کی تنخواہوں کا جائزہ لیجئے۔ ان کی ضروریات کو دیکھئے اور پھر فیصلہ کیجئے کہ آیا یہ لوگ زندہ ہیں یا محض زندگی کی تہمت اٹھا رہے ہیں اور کیا انہیں زندگی کی وہ تمام آسائشیں حاصل ہیں کہ جن کے ہوتے ہوئے وہ کبھی پکارنے والے کی آواز کو نہ سنیں۔ نہیں اور یقیناً نہیں۔ بلکہ وہ کسی ایسی آواز کے منتظر بیٹھے ہیں جو انہیں پکارے اور وہ اس ظالمانہ نظام کو الٹ دیں۔" (آزاد ۱۴ اگست ۱۹۵۱ء)

کیا "زمیندار" پنجاب کی تخریب پسند اخبار "آزاد" اور اس کے زعماء کے خلاف کوئی قدم بھی اٹھائے گا؟ یا ... لیاقت کمیشن کے متعلق بیانات جاری کر کے فقط اپنی اشاعت کو بڑھانا ہی مدنظر ہے؟

"مرزائیت سے توبہ کی دلچسپ وجہ

زمیندار (۲۰ اگست) میں کسی احراری دوست کا خط چھپا ہے جس میں انہوں نے احمدیت میں شامل ہونے کے بغیر ہی اپنا توبہ نامہ لکھ مارا ہے۔ احراری صاحب نے اپنے تائب ہونے کی جو اصل وجہ بیان فرمائی ہے وہ بیحد دلچسپ ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"مرزائی مکروفریب کے سنہری جال سے بال بال بچ گیا۔ جس کا تمام سہرا چودھری ظفر اللہ خاں کے ان فخریہ الفاظ کے سر پر ہے جس میں انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ ان کی تبلیغ بہت زوروں پر ہے۔"

گویا اگر چودھری صاحب یہ فرماتے کہ ہم نے دوسرے مسلمان فرقوں کی طرح دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کے کام کو چھوڑ دیا ہے تب تو احراری دوست احمدیت کی صداقت سے منکر نہ ہوتے۔ مگر چونکہ آپ نے صاف کہہ دیا ہے کہ ہم اشاعتِ اسلام کے فریضہ میں مصروف ہیں لہذا آپ نے احمدیت سے توبہ ہی کر لی۔

آیتِ قرآنی میں "تخفیف"

گریڈ میں تخفیف تو عام ہوتی رہتی ہے۔ مگر قرآن مجید میں "تخفیف" کا ہونا کبھی نہ دیکھا گیا تھا۔ سو یہ کسر بھی "زمیندار" کے ایک مضمون نگار نے پوری فرما دی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"جب کبھی آپؐ سے مخالفین نے کوئی معجزہ دکھانے کے لئے کہا تو آپ نے اپنی معجزانہ حیاتِ طیبہ ہی کو ثبوت میں پیش کیا۔ چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے فقد لبثت فیکم عمراً افلا تعقلون" (زمیندار ۲۰ اگست)

حالانکہ اصل آیت یوں ہے فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون (یونس) مگر چونکہ صاحب مضمون کو نظر آ رہا تھا کہ ان الفاظ کی موجودگی میں مجھے حضرت مسیح موعود کی قبل از دعویٰ زندگی کے تقدس کو دیکھ کر آپ کو راستباز ماننا پڑے گا (کیونکہ کسی علماء اور مفکرین کی ناقابل تردید شہادتیں موجود تھیں) اس لئے حکیم صاحب نے نہایت حکمت سے "من قبلہ" کے الفاظ ہی حذف فرما دئیے ع

زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

"سادہ لوحی"

اخبار آزاد نے (۲۲ جنوری ۱۹۵۱ء) لکھا تھا:۔

"بعض سادہ لوح یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں کو اس کلیدی عہدے سے فوراً علیحدہ کرنے کا مطالبہ کرنا چاہئیے اور یہ خدمت کسی مجھدار مسلمان کے سپرد ہونی چاہئیے۔

ایسا مطالبہ کرنے والے یہ نہیں جانتے کہ اینگلو امریکن بلاک سے قطع تعلق کا فیصلہ کئے بغیر چودھری صاحب کو علیحدہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ آج اگر یہ فیصلہ ہو جائے کہ ہمیں کامن ویلتھ پر اعتماد نہیں رہا تو ملک کی تقدیر ہی بدل جائے گی۔ ہمارے جس قدر تنازعے ہیں اس کا فوری حل سامنے آ جائے گا۔"

کتنی "سادہ لوحی" ہے ان لوگوں کی جو کل تک چودھری ظفر اللہ خانصاحب کی علیحدگی سے قبل کامن ویلتھ سے دستبرداری کو ضروری سمجھتے تھے اور مطالبہ کرنے والوں کی عقل پر ماتم کیا کرتے تھے۔ مگر آج وہ خود ان "سادہ لوحوں" کے پیشوا بن کر ہنگامے کھڑے کر رہے ہیں۔

مولانا اختر علی اور خارجہ پالیسی

چٹان لکھتا ہے:۔

"اس وقت خارجہ پالیسی تابع ہے کابینہ کے اور اس میں زید عمر بکر کا کوئی سوال ہی نہیں۔ کابینہ کا جو فیصلہ ہوگا وہ ناقوس ہے وہ اپنا نمائندہ یہودی۔ عیسائی۔ نصرانی کسی کو بنائے وہ بالکل ٹھیک ہے۔"

"اور یقین ہے اگر خارجہ پالیسی یہی رہی تو پاکستان بہت جلد ترقی کے مراحل طے کرے گا۔" (اختر علی خان) (چٹان ۹ اپریل ۱۹۵۱ء)

کیا مولانا اختر علی صاحب بتائیں گے کہ اگر وزارتِ خارجہ کی علیحدگی کے پس پردہ سیاسی و ذاتی اغراض پوشیدہ نہیں تو آپ کو پاکستان کے وزیر خارجہ کی علیحدگی کی یکایک کیا ضرورت پڑ گئی ہے؟

انبیاء علیہم السلام کی ہتک کون کرتا ہے؟

(از روزنامہ نوائے وقت ۱۲ نومبر ۱۹۴۹ء)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریر کو محرف شدہ صورت میں پیش کر کے مخالفین اکثر یہ الزام لگایا کرتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ حضور نے انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین کی ہے۔ حالانکہ یہ ایک افترائے عظیم ہے اور حضرت اقدس کی تحریروں کا ایک ایک لفظ اس کی تردید کرتا ہے۔

حضرت مرزا صاحب اور ان کی جماعت نے تو انبیاء علیہم السلام کی حقیقی عزت کو دنیا میں قائم کیا ہے۔ اور ان کے متعلق مختلف الزامات و وساوس کی تردید کی ہے۔ البتہ خود مسلمانوں میں سے بعض علماء کہلانے والوں نے قرآن پاک کی تفسیر و تشریح کرتے ہوئے بے شک انبیاءؑ کی حد درجہ توہین و تذلیل کی ہے۔

ذیل میں روزنامہ نوائے وقت لاہور میں شائع شدہ ایک مضمون "کلام پاک کے حاشیے" درج کیا جاتا ہے۔ جس سے واضح ہو جائیگا۔ کہ انبیاءؑ کی ہتک کون کرتا ہے؟ (ادارہ)

یہ تو فرمائیے۔ دنیا میں سب سے بڑا مظلوم کون ہے؟ —— ڈاکٹر اقبال نے بلا تامل جواب دیا — خدا کا کلام۔

اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دشمنانِ دین کے حملے تو مسلم ہیں۔ کبھی یہ بھی غور کیا۔ ان حملوں کا مواد کس نے مہیا کیا؟

اس جواب سے شاید آپ حیران ہوں گے۔ کہ یہ سب مواد بیگانوں کے ہاتھوں میں اپنوں نے دیا۔ ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ بامن ہرچہ کرد آں آشنا کرد

گستاخی معاف! ہمارے ادارے جو قرآن مجید کے تراجم ہمارے ہاتھوں میں دے رہے ہیں۔ ان پر اس قسم کے حواشی چڑھائے گئے ہیں۔ کہ ان کے بعض حصے اسلام کو روشن سے روشن تر کرنے کی بجائے ذلیل سے ذلیل تر اور بدنام سے بدنام ترین کر چکے ہیں۔ ان حواشی اور ان کے ماخذ تفاسیر کو ایک نظر دیکھ جائیے۔ انبیاء کرام کے متعلق اس قسم کی بے سروپا باتیں آپ کو ملیں گی۔ کہ آپ حیران ہوں گے۔ کہ ہم قرآن مجید کا تفسیری حاشیہ پڑھ رہے ہیں۔ یا ستیارتھ پرکاش کے آخری ابواب۔ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ یہ نوائے تلخ آپ پر گراں گزر رہی ہوگی۔ لیکن جب آپ آئندہ سطور پڑھیں گے۔ آپ یقیناً میرے ساتھ اتفاق کریں گے۔ کہ اس قسم کے حواشی کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

عصمت انبیاءؑ ہمارا ایک مسلم عقیدہ ہے۔ اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے نبی معصومیت کے مقام پر ہوتے ہیں۔ (ھم بامرہٖ یعملون) یعنی ان کے تمام افعال کا محرک خود خدا تعالیٰ ہوتا ہے۔ وہ الٰہی تصرف کے ماتحت ہوتے ہیں۔ ان کے تطہر اور تقدس میں کوئی شائبہ اشتباہ کا لازم نہیں۔ سہو و خطا یا اجتہادی غلطی کا صدور امر دیگر ہے۔ لیکن قرآن مجید کے مشارٌ الیہ تفسیری حواشی انبیاء کرام کے متعلق اس قسم کے نازیبا واقعات سے ہمیں روشناس کرتے ہیں۔ کہ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے نبی لوثِ گناہ سے پاک نہ تھے۔ ان سے چھوٹے بڑے سبھی گناہ سرزد ہوتے (نعوذ باللہ من ذالک) اور طرفہ ماجرا یہ کہ سب مواد اسرائیلیات سے بعض علمائے کرام نے آنکھیں بند کر کے حاصل کیا۔ اور یہ نہ سوچا کہ اسرائیلی روایات جو کہ زیادہ تر بائیبل میں ہمیں ملتی ہیں۔ محرف۔ مبدل اور مسخ شدہ ہیں۔ پھر یہاں تک کہ خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے متعلق منافقین اسلام کی پھیلائی ہوئی جھوٹی روایات کی بناء پر بعض ایسی باتیں لکھی گئی ہیں۔ کہ پڑھنے والا انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔

آپ یہ نہ سمجھیئے۔ کہ اس قسم کے حواشی والے قرآن مجید کسی ادارے نے کبھی شائع کر دیئے۔ ان کی اشاعت محدود ہے۔ اب ہمارے دینی شعور رکھنے والے ادارے اور اسلام کے لئے دردمند علماء ان حواشی سے رجوع کر چکے ہیں۔ نہیں یہ بات نہیں۔ یہی قرآن مجید برابر شائع ہو رہے ہیں۔ ہمارے وہ ادارے بھی جن کے سر پر قرآن مجید کی طباعت میں فزوں در فزوں دلکشی۔ حسن اور دیدہ زیبی پیدا کرنے کا سہرہ ہے۔ اس قسم کے حواشی والے قرآن مجید برابر شائع کر رہے ہیں۔ بلا تامل ہمارے شائع شدہ ننانوے فی صدی قرآن مجید جن پر ہماری اور ہماری آئندہ نسلوں کی دینی تعلیم کا دارومدار ہے۔ ایسے ہی حاشیوں سے ملوث ہیں۔ پھر ستم بالائے ستم یہ ہے۔ کہ ان حواشی میں یہ دکھایا گیا ہے۔ کہ یہ سب کچھ محض زیب داستان کے لئے نہیں بلکہ متنِ قرآن سے مستنبط ہے۔ ذیل میں صرف چند مثالیں اس قسم کے حواشی سے لے کر پیش خدمت ہیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام پر ایک الزام

قرآن مجید کی سورہ "ص" میں حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق ایک واقعہ یوں درج ہے:۔

"کیا تجھے دشمن کی خبر پہنچی ہے۔ جب وہ دیوار پھاند کر (داؤد علیہ السلام کے) عبادت خانہ میں جا داخل ہوئے۔ جب وہ داؤدؑ کے سر پر جا کھڑے ہوئے۔ تو وہ ان سے گھبرا گیا۔ ان دشمنوں نے کہا۔ آپ ڈریں نہیں۔ (دراصل ماجرا یہ ہے کہ) ہم دو مخالف فریق ہیں۔ جن میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے۔ پس آپ ہمارے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ فرمائیے۔ ناانصافی نہ ہو۔ ہماری صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کیجیئے۔ (دعویٰ کا مقدمہ یہ ہے) کہ یہ میرا بھائی ہے۔ اس کی ننانوے دنبیاں ہیں۔ اور میری ایک ہی دنبی ہے۔ لیکن اس نے کہا۔ کہ اسے بھی میرے سپرد کر دے۔ اور جھگڑے میں مجھ پر غالب آگیا۔ (داؤد نے کہا) یقیناً اس نے تجھ پر ظلم کیا ہے۔ کہ تیری (ایک) دنبی کو اپنی دنبیوں میں ملانے کے لئے مانگا۔ اور بہت سے شرکاء ایک دوسرے پر زیادتی ہی کرتے ہیں۔ سوائے ان کے جو ایمان لاتے اور اچھے عمل کرتے ہیں۔ اور وہ بہت تھوڑے ہیں۔ اور داؤد نے سمجھا۔ کہ اس واقعہ کے ذریعہ ہم نے اسکی آزمائش کی۔ پس اس نے اپنے رب سے مغفرت طلب کی۔ اور (اس کے حضور میں) رکوع کرتا ہوا گر گیا۔ اور اللہ کی طرف متوجہ ہوا۔ سو ہم نے اس سے اس کی حفاظت کر دی۔ یقیناً اس کے لئے ہمارے ہاں قرب اور اچھا لوٹ کر آنا ہے۔"

اب ان آیات پر وہ حاشیہ جو کہ تفسیر "موضح القرآن" پر مشتمل ہے۔ ملاحظہ ہو (عبارت ذرا بامحاورہ کر دی گئی ہے)

یہ دو جھگڑنے والے (جو کہ داؤد علیہ السلام کے پاس محل پھاند کر آئے) دراصل دو فرشتے تھے (ایک فرضی کہانی) کے پردے میں داؤد علیہ السلام کو انہی کا ماجرا سنا گئے۔

واقعہ یہ ہے کہ آپ کے گھر میں ننانوے عورتیں تھیں۔ ایک ہمسائے کی عورت پر نظر پڑ گئی۔ چاہا کہ اس کو بھی گھر میں رکھیں۔ مشکل یہ تھی۔ کہ اس کا خاوند موجود تھا۔ آپ نے یہ ترکیب کی۔ کہ اس کو لشکر میں تابوت سکینہ کے آگے تعین کیا۔ جہاں بڑے بڑے دلاور لڑائی میں لڑتے ہیں۔ (وہ چونکہ معمولی سپاہی تھا۔ انجام کار) وہ شہید ہو گیا۔ اس کے بعد اس کی عورت کو اپنے عقد نکاح میں لے لیا۔ اس طریق سے داؤد علیہ السلام نے کسی کا خون نہیں کیا۔ نہ کسی کی بے ناموسی کی۔ ہاں کسی کی چیز ذرا تدبیر سے لے لی۔ لیکن پیغمبروں کی پاکیزگی کے پیش نظر یہ ایک عیب تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے پکڑ ہوئی۔

ملاحظہ کیا آپ نے اس قسم کے فعل میں نہ تو کسی کے ناموس پہ ہاتھ ڈالا گیا۔ نہ کسی کا خون ہی کیا۔ ذرا تدبیر سے کسی کی چیز اڑا لی۔ مفسر کے نزدیک عوام کے لئے یہ بات کوئی معیوب نہیں ہاں نبیوں کی شان سے ذرا بعید ہے۔ لاحول ولا قوۃ اب اگر عام لوگ اس تدبر کے استفادہ کرتے ہوئے ذرا "تدبر" سے کام لینا شروع کر دیں۔ تو کیا سوسائٹی تباہ نہ ہو جائیگی؟

یہ واقعہ مفسر نے من وعن بائیبل سے لیا ہے۔ بائیبل کی کتاب سموئیل نمبر ۲ باب ۱۱ و ۱۲ میں یہ واقعہ اسی طرح بیان ہوا ہے۔ امناً و صدقنا کہتے ہوئے ہمارے مفسر نے اس واقعہ کو لے کر قرآن پر چسپاں کر دیا۔ لیکن علمائے بائیبل ہمارے علماء کی نسبت ذرا سیانے ہیں۔ انہوں نے بڑی نقد و جرح کے بعد یہ ثابت کیا ہے۔ کہ کتاب سموئیل (جس میں یہ قصہ مذکور ہے) کے مضامین اس قدر متضاد اور مبہم ہیں۔ کہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ اس کے اکثر ابواب الحاقی ہیں۔ گویا اس قسم کے واقعات بائیبل میں دشمنان داؤد علیہ السلام نے بعد میں داخل کر دیئے تھے۔ لیکن ہمارے سادہ لوح علماء ہیں۔ کہ بالکل لکیر کے فقیر بن کر پرانی لکیر پیٹے جا رہے ہیں۔ ہمارے علمائے سلف نے بھی اس واقعہ کی تردید کی ہے۔ مثلاً ابن کثیر فرماتے ہیں۔

"اس مقام پر یہ قصہ جو ہمارے بعض مفسرین نے درج کیا ہے۔ یہ اسرائیلیات سے اخذ کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلعم سے اس کے متعلق کوئی حدیث ثابت نہیں۔"

مولانا فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں "نومسلم یہودی یا عیسائی اس قسم کے قصے اپنے ساتھ لائے۔ اور ان کو اسلام میں رواج دے دیا۔" سب سے بڑھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"جو شخص حضرت داؤدؑ کا قصہ اس طرح بیان کرے گا۔۔۔۔۔ میں اس کو ایک سو ساٹھ درے لگاؤنگا۔ یہ انبیاءؑ پر جھوٹی تہمت کی حد ہے۔" (ملاحظہ ہو تفسیر کبیر سورہ ص)

اگر آج حضرت علی رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے۔ تو اس قسم کی تہمت کو اشاعت دینے والوں کی کیا درگت بنتی؟ ہمارے بعض علمائے کرام اور ناشرین حضرات ذرا سوچ کر جواب دیں۔

اصل واقعہ کیا ہے؟

اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اصل واقعہ کیا ہے۔ قرآن مجید پر ادنیٰ تدبر سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید کا اسلوب و طریق یہ ہے۔ کہ انبیاء کرامؑ پر اسرائیلیات میں جو جو الزام لگائے گئے ہیں۔ ان کی تردید کر دی جائے۔ یا اصل واقعات بیان کر دیئے جائیں۔ اور اس طرح اشارہ کر دیا جائے۔ کہ وہ قصے باطل ہیں۔ جو اس کے علاوہ یہود و نصاریٰ میں مشہور ہیں۔ داؤد علیہ السلام کا یہ واقعہ ثانی الذکر اسلوب بیان کے تحت آتا ہے۔

چونکہ یہود و نصاریٰ نے ایک بے سروپا کہانی داؤد علیہ السلام کے متعلق مشہور کر رکھی تھی۔ اس لئے قرآن مجید میں اصل واقعہ من وعن بیان کر دیا گیا۔ اس اسلوب بیان سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کہ وہ واقعہ جو اسرائیلیات میں شائع ہے۔ سراسر باطل اور کذب پر مبنی ہے۔ افسوس کہ ہمارے بعض علمائے کرام نے قرآن مجید کے اس اسلوب بیان کو نہ سمجھا اور جن امور کی کلام پاک میں تردید کرنا مقصود تھا۔ وہی باتیں قرآن کی طرف منسوب کر دی گئیں۔ قرآن مجید میں کہیں نہیں لکھا۔ کہ داؤد علیہ السلام کے پاس آنے والے دو فرشتے تھے۔ جو کہ ایک فرضی کہانی کے پردہ میں ان کی کسی لغزش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تادیب و سرزنش کے لئے بھیجے گئے تھے۔ اگر وہ فرشتے تھے۔ تو دیوار پھاند کر آنے کی کیا ضرورت تھی۔ بات صاف ہے۔ کہ اصل میں یہ دیوار پھاندنے والے دشمن تھے۔ جو [illegible]

(باقی صفحہ [illegible])

وصایا۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۰۶۷۹: سعید احمد ولد حمید احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۳/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کچھ نہیں ہے۔ میں طالبعلم ہوں مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے علاوہ خرچ خوراک مبلغ ۱۰/- روپیہ بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں کمی بیشی سے دفتر کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد: سعید احمد بی تعلیم خوجو دیال بلڈنگ لاہور پاکستان گواہ شد: محمد رشید ... گواہ شد: محمد ... ولیم ... مینز

وصیت نمبر ۱۰۹۷۶: حبیب اللہ خان ولد چوہدری مامون خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال بیعت ۱۹۱۳ء ساکن بلینگ پورہ ڈاکخانہ لکھو ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے میری گذارہ فی الحال عارضی ملازمت مبلغ ۴۲/- روپیہ پر ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں حصہ آمد کمی بیشی کے مطابق ادا کرتا رہوں گا۔ اگر مشرقی پنجاب والی جائداد واپس ملی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر وصیت ہذا حاوی ہو گی میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد: حبیب اللہ خان احمدی موضع بلینگ پورہ ڈاکخانہ لکھو ضلع گوجرانوالہ گواہ شد: غلام محمد ساکن گوجرانوالہ العلوم مسجد احمدیہ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۵۸۴: محمد ابراہیم ولد مستری محمد بخش صاحب قوم لوہار پیشہ مزدوری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۰۷ء ساکن چک ۳۱۲ ج ب ڈاکخانہ چک ۳۱۲ ج ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک خراس قیمتی ۱۰۰/- روپیہ کا ایک اونٹنی قیمتی ۳۰۰/- روپیہ کی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد: مستری محمد ابراہیم ولد محمد بخش چک ۳۱۲ ج ب ڈاکخانہ چک ۳۱۲ ج ب ضلع لائلپور گواہ شد: چوہدری سردار خان چک ۳۱۲

وصیت نمبر ۱۲۱۳۷: عابدہ بیگم زوجہ یعقوب احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ چوڑیاں ۴ عدد طلائی وزن ۲ تولے قیمت ۲۰۰/- روپیہ طلائی مندریاں ۲ عدد کلنٹے ۲ عدد وزن ۱ تولہ قیمت ۱۰۰/- روپیہ میزان ۱۳۰۰/- اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد در خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی۔ الامتہ: عابدہ بیگم زوجہ سید یعقوب احمد بیرون دہلی دروازہ مبارک منزل لاہور گواہ شد: زینب سیکرٹری لجنہ جماعت احمدیہ لاہور حلقہ دہلی دروازہ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۲۹۵۵: رضیہ بیگم بنت مرزا نذیر حسین صاحب قوم مغل عمر ۱۶ سال ۱۷۔ گوالمنڈی نزد چوک شاہ ابوالمعالی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۰/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں ابھی طالب علم ہوں میرے والدین نے مجھے زیور بنا دیا ہے جس کی واحد مالک میں ہوں یعنی ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ تقریباً ۹۰/- روپے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ الامتہ: رضیہ بیگم بنت مرزا نذیر حسین صاحب ۱۷۔ گوالمنڈی روڈ نزد چوک شاہ ابوالمعالی لاہور۔ گواہ شد: مرزا نذیر حسین والد موصیہ گواہ شد: مرزا البشارت احمد برادر موصیہ

وصیت نمبر ۱۲۹۵۶: حلیمہ بیگم بنت مرزا نذیر حسین صاحب ۱۷۔ گوالمنڈی نزد چوک شاہ ابوالمعالی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۰/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں ابھی طالب علم ہوں میرے والدین نے مجھے زیور بنا کر دیا ہوا ہے جس کی میں واحد مالک ہوں یعنی ایک جوڑی طلائی کانٹے وزنی تقریباً ایک تولہ قیمت ۹۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد در خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ الامتہ: حلیمہ بیگم بنت مرزا نذیر حسین ۱۷۔ گوالمنڈی روڈ نزد چوک شاہ ابوالمعالی لاہور گواہ شد: مرزا نذیر حسین والد موصیہ گواہ شد: مرزا البشارت احمد برادر موصیہ

وصیت نمبر ۱۲۳۱۳: محمد شریف ولد چوہدری نور محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی چک ۶۱ بیدیانی والہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد ۳۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد: Ch. Sur. Mohd Sharif No 1004543 H.Q Sqn 5 Horse c/o Pak Base Post Office "Q"

گواہ شد: لال خان پی۔ اے سی سنٹر نوشہرہ گواہ شد: کپتان ملک خادم حسین پی۔ اے سی سنٹر نوشہرہ

وصیت نمبر ۱۲۴۳۵: زبیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد عبدالعزیز صاحب ایم۔ اے قوم سیال پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن لکھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی قیمت اندازاً ۳۰۰/- روپیہ اور زیورات نقرئی قیمت اندازاً ۸۰/- روپیہ اور نقد روپیہ ۴۰۰/- روپیہ لہذا کل جائداد کی قیمت ۷۸۰/- روپے بنتی ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میں نے اپنے خاوند محترم سے مہر کی رقم وصول کر لی ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد در خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی مجھے سردست اپنے خاوند محترم کی طرف سے ماہوار ۵/- روپے بطور جیب خرچ مل رہا ہے میں تازیست اپنی ماہوار

آمدنکا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی رہوں گی۔ العبد: زبیدہ بیگم زوجہ محمد عبدالعزیز صاحب ایم اے انگلش ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول شور کوٹ ضلع جھنگ گواہ شد: محمد عبدالعزیز ایم اے انگلش ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۳۱۲۰: غلام رسول ولد چوہدری حیات محمد قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن دہرگ ڈاکخانہ میرک پور ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زمین چار بیگھے ملکیت اس کے علاوہ سات صدی گروہ زمین رہن ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد: غلام رسول موضع دہرگ ڈاکخانہ میرک پور ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: صوفی علی محمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: چوہدری عنایت اللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

وصیت نمبر ۱۳۱۲۶: باغ علی ولد الٰہی بخش صاحب قوم چمرنگ پیشہ چمڑا رنگنا عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن دہرگ میانہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد صرف ایک رہائشی مکان جس کا حدود اربعہ حسب ذیل ہے۔ مغرب رحیم بخش چمرنگ۔ مشرق حسین بخش چمرنگ۔ شمال اسمٰعیل چمرنگ جنوب گلی۔ جس کی موجودہ قیمت ۲۵۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار پر ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مذکور کرتا ہوں۔ کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر اور جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔ العبد: باغ علی بمقام دہرگ میانہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ: گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: چوہدری عنایت اللہ ...

وصیت نمبر ۱۲۹۵۷: خورشید بیگم بنت مرزا نذیر حسین صاحب ۱۷۔ گوالمنڈی لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۰/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں مجھے والدین نے ایک جوڑی کانٹے طلائی بنا کر دیے ہیں۔ جس کا وزن ایک تولہ ہے۔ اور اس کی قیمت تقریباً ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کی میں واحد مالک ہوں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد اور کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہو گی۔ اپنی زندگی میں اگر کوئی رقم یا جائداد کی قیمت صدر انجمن احمدیہ میں وصیت کی مد میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ الامتہ: خورشید بیگم بنت مرزا نذیر حسین صاحب ۱۷۔ گوالمنڈی روڈ نزد چوک شاہ ابوالمعالی لاہور۔ گواہ شد: مرزا نذیر حسین والد موصیہ گواہ شد: مرزا البشارت احمد برادر موصیہ

وصیت نمبر ۱۳۰۷۷: خورشید احمد ولد امام علی قوم جٹ سدھو پیشہ زمینداری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۶۶ 7-R ڈاکخانہ فقیر والی ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے میرے والد صاحب بفضل خدا حیات ہیں۔ میرا گذارہ سالانہ آمدنی پر ہے۔ جو غیر معین ہے۔ جو اندازاً ۳۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کسی قسم کی جائیداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔ العبد: خورشید احمد چک ۱۶۶ 7-R ڈاکخانہ فقیر والی ضلع بہاولپور گواہ شد: چوہدری علی محمد نشان انگوٹھا گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۱۳۷: غلام رسول ولد غلام قادر قوم گوجر پیشہ زمینداری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دلیوکے ڈاکخانہ بدوکے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۸/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ پاکستان میں آکر میں نے چار گھماؤں زمین زرعی حاصل کی ہے۔ اس کی جو آمد ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میں اور کوئی جائداد حاصل کروں۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد: غلام رسول ولد غلام قادر موضع دلیوکے ڈاکخانہ بدوکے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد: غلام رسول دیہاتی مبلغ۔ گواہ شد: بشیر احمد دلیوکے

وصیت نمبر ۱۳۱۵۹: خدیجہ بی بی بیوہ عبداللطیف صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈوگری گھمناں ڈاکخانہ جودھالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۸/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند یکصد روپیہ زیور چوڑیاں نقرئی ۱/۲ ۱ پاؤ قیمت ۳۰/- روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری اگر کوئی اور جائداد مرنے پر ثابت ہو یا اپنی زندگی میں پیدا کروں۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو وہ رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ الامتہ: خدیجہ بی بی نشان انگوٹھا بمقام ڈوگری گھمناں ڈاکخانہ جودھالہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: علی محمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: عبداللطیف نشان انگوٹھا خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۳۱۶۲: مہر بی بی زوجہ محمد طفیل صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء بمقام ڈوگری گھمناں ڈاکخانہ جودھالہ۔ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۸/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر یکصد روپیہ جو کہ میں نے لے لیا ہوا ہے۔ زیور ڈنڈیاں طلائی ۱/۲ تولہ انام طلائی ایک تولہ۔ مچھلی طلائی ایک تولہ۔ چوڑا نقرئی ۱/۲ پاؤ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز علاوہ ازیں اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد کی قیمت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرا کر یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو وہ رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ الامتہ: مہر بی بی نشان انگوٹھا بمقام ڈوگری گھمناں ڈاکخانہ جودھالہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: علی محمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: مقصود احمد پسر موصیہ۔

انبیاءؑ کی ہتک کون کرتا ہے؟ (بقیہ صفحہ ۵)

محل کے عبادت خانہ میں عبادت میں مشغول تھے۔ جا داخل ہوئے۔ لیکن داؤد علیہ السلام کو بیدار پا کر ان کا رعب۔ روحانی جلال اور شاہانہ تمکنت دیکھ کر ان کے اوسان خطا ہو گئے۔ اور انہوں نے معاملہ ٹالنے کے لئے ایک فرضی قصہ بنا لیا۔ کہ حضرت آپ گھبرائیں نہیں۔ ہم کوئی ارادہ بد سے تو نہیں آئے۔ ایک مقدمہ تھا۔ اس وقت اس لئے لائے ہیں۔ کہ آپ کی فراغت کا یہی وقت ہے۔ ورنہ ویسے ہماری رسائی مشکل تھی۔ حضرت داؤد علیہ السلام ان دشمنوں سے فارغ ہو کر سجدہ میں گر گئے۔ اور مغفرت کے طلبگار ہوئے۔ مغفرت کے معنی حفاظت کے ہیں۔ خواہ طلب حفاظت گناہ یا سہو خطا کے لئے ہو۔ یا پیش آمدہ خطرات کے واسطے اس موقعہ پر یہی معنی ہوں گے کہ چونکہ حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ سمجھا کہ یہ واقعہ باغیوں کی طرف سے ایک زبردست اقدام کا پیش خیمہ تھا۔ اس لئے وہ جناب الٰہی میں سجدہ ریز ہو گئے۔ اور ایسے فتنوں سے حفاظت کے طلبگار ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرما دی۔ اور ہر قسم کے خطرات سے ان کو محفوظ و مصئون رکھا۔ کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ کے ہاں "قرب" اور "حسن مآب" عطا تھا۔ گویا اس واقعہ میں آپ کی کسی لغزش کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہ سب آیات آپ کے مقام بلند اور قرب الٰہی کے اظہار کے لئے ہیں۔

حضرت سلیمان اور ملکہ سبا کا قصہ

قرآن مجید کی سورہ نمل میں ایک واقعہ بیان ہوا ہے۔ کہ ملکہ سبا آفتاب پرست اور مظاہر فطرت کی پجارن تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک تصویر کے رنگ میں ملکہ پر اس کی غلطی کا اظہار کیا۔ گویا یہ تصویری زبان میں توحید کی تبلیغ تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک محل تھا۔ جس کے صحن میں پانی کا ایک حوض تھا۔ جس میں رنگ برنگ کی مچھلیاں تیر رہی تھیں۔ مگر اس کو اوپر سے صاف بلوریا سفید شیشہ سے اس صفائی سے مڑھ دیا گیا تھا۔ کہ ہر نو وارد فرش بلور پر آب رواں کا دھوکہ کھا جاتا تھا۔ آپ نے ایک دن اسی محل کے صدر میں تخت بچھوا دیا۔ اور دربار قائم کیا۔ ادھر ملکہ سبا کو حکم دیا۔ کہ صحن میں سے گذر کر دربار میں حاضر ہو۔ چنانچہ ملکہ گذرنے لگی۔ تو اس نے دیکھا۔ پانی ہی پانی ہے۔ لہٰذا اس نے پائنچے اٹھا لئے۔ اور پنڈلیاں ننگی کر کے گذرنے لگی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ کو آواز دی۔ کہ اے ملکہ تو کس قسم کی غلطی اور کشمکش و پیچ میں مبتلا ہو گئی۔ یہ پانی تو نہیں ہے۔ یہ شیشہ کا فرش ہے۔ پانی تو اس نیچے ہے۔ ملکہ انتہا درجہ زیرک تھی۔ وہ اپنا عجز اور اس تصویری دلیل کی قوت بھانپ گئی۔ اس نے یہ اچھی طرح سمجھ لیا۔ کہ اس پیرایہ میں میرے مذہب کی غلطی مجھ پر ظاہر کی گئی ہے۔ پس وہ خدائے واحد لاشریک پر ایمان لائی۔ اور اسکی آنکھیں کھل گئیں۔ اس نے یقین کر لیا۔ کہ وہ طاقت عظمیٰ جس کی پرستش کرنی چاہیئے۔ وہ تو اور ہے۔ اور میں نے اتنی عمر دھوکہ میں گذار دی۔ اور ایک سطحی چیز کو معبود ٹھیرا لیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہاں ایک تمثالی پیرایہ میں تبلیغ کی ہے۔ تصویری زبان میں آپ نے یہ بتایا کہ اے ملکہ دنیا ایک ایسے شیش محل کی طرح ہے۔ جس کی زمین کا فرش نہایت مصفیٰ شیشوں سے کیا گیا ہے۔ اور پھر ان شیشوں کے نیچے پانی چھوڑا گیا ہے۔ اب ہر ایک نظر جو شیشوں پر پڑتی ہے۔ وہ اپنی غلطی سے ان شیشوں کو ہی پانی سمجھ لیتی ہے اور پھر انسان ان شیشوں پر چلنے سے یوں ڈرتا ہے جیسا پانی سے ڈرنا چاہیئے۔ حالانکہ وہ درحقیقت شیشے ہیں۔ پانی ان کے پیچھے جلوہ کناں ہے۔ پس یہ بڑے بڑے اجرام جو نظر آتے ہیں۔ یہ وہی شفاف شیشے ہیں۔ جن کی غلطی سے پرستش کی گئی۔ اور ان کے نیچے ایک اعلیٰ طاقت کام کر رہی ہے۔ جو ان شیشوں کے پردے میں پانی کی طرح بڑی تیزی سے چل رہی ہے۔ اور مظاہر پرستوں کی نظر کی یہ غلطی ہے کہ وہ شیشوں کی طرف وہ کام منسوب کر رہے ہیں۔ جو ان کے نیچے کی طاقت دکھلا رہی ہے۔ اب دیکھئے یہ کس درجہ پاکیزہ مضمون ہے۔ جسے قرآن مجید کے حاشیہ میں کس ناپاک طریقہ سے مسخ کیا گیا۔ حاشیہ کے راقم فرماتے ہیں۔ حضرت سلیمان ملکہ بلقیس سے شادی کرنا چاہتے تھے۔ مگر ان کو خبر ملی۔ کہ اس کی پنڈلیوں پر بکری کی طرح بال ہیں۔ تو انہوں نے اس بات کی تحقیق کے لئے ایک عظیم الشان شیش محل بنایا۔ اور بلقیس کو اس میں داخل ہونے کے لئے کہا گیا۔ تو اس نے فرش بلور کو جو آب رواں پر مڑھا گیا تھا پانی سمجھ کر اپنی پنڈلیاں کھول دیں۔ آپ نے اس طریق سے معلوم کر لیا۔ کہ بال واقعی موجود ہیں۔ پھر آپ نے "نورہ" ایک بال صفا دوائی بنائی اور اس سے بال دور ہوئے۔ اعوذ باللہ من ھذا الخرافات۔

تفسیر موضح القرآن پر مشتمل قرآن کریم کے حواشی سے یہ دو مثالیں صرف بطور نمونہ بیان کی گئی ہیں۔ ورنہ نبیوں کے متعلق ایسی ایسی خرافات بیان کی گئی ہیں۔ کہ انسان انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔ اور تفسیر "منحۃ الجلیل" کے حاشیہ والے قرآن مجید میں خود حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک ایسی بات بیان کی گئی ہے (۴) کہ ایک مسلمان کا خون کھولنے لگتا ہے۔ میں اس منافقین کی پھیلائی ہوئی جھوٹی روایت کو زبان قلم پر لانا بھی سوء ادبی خیال کرتا ہوں۔ حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو حاشیہ صفحہ ۵۷۸

آخر میں میری تجویز یہ ہے کہ علماء کی ایک کمیٹی بٹھائی جائے جو کہ اس قسم کے ناپاک حواشی کو قرآن کریم سے حذف قرار دیں اور آئندہ ناشرین کو ہدایت کی جائے کہ اس قسم کے حواشی قرآن مجید پر شائع نہ کئے جائیں جو اسلام اور خدا کے کلام کو بدنام کرنے کا باعث ہوں۔

درخواستہائے دعا — مرزا عبدالمنان صاحب راحت گوالمنڈی راولپنڈی تقریباً ۱۵ روز سے پیٹ کی انتڑیوں اور جگر کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز گردے میں درد ہے — چودھری عبدالکریم صاحب راولپنڈی کی پانچ سالہ بچی صادقہ بیگم چند روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب ہر دو کیلئے دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے"

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں ان کے پتے روانہ فرمایئے دینہ خوشخط ہوں ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

جنیوا کے مذاکرات — کامیابی کی خفیف سی اُمید باقی ہے

جنیوا ۴ ستمبر:- وزارتی سطح پر ڈاکٹر گراہم کی نگرانی میں جنیوا کے مقام پر کشمیر کے سلسلے میں جو گفت و شنید ہو رہی ہے۔ وہ دوسرے ہفتہ میں داخل ہو چکی ہے۔ لیکن مکمل سکوت اور رازداری کے باعث ایسا مواد نہیں مل سکا جس پر کوئی رائے زنی کی جا سکے۔ یا کسی نظریے کا اظہار ہو سکے — اگر کانفرنس پہلے ہفتہ میں ہی ختم ہو جاتی۔ تو اس کا مطلب ناکامی ہوتا۔ اور یہ حقیقت کہ مندوبین نے گفتگو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس امر کی آئینہ دار ہے۔ کہ ابھی کچھ اُمید باقی ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ نیویارک میں مقررہ وقت سے دوگنا عرصہ بات چیت جاری رہنے کے باوجود کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا تھا۔ (استار)

عرب لیگ کا آئندہ اجلاس خاص اہمیت کا حامل ہوگا

لبنان ۴ ستمبر:- استقلال پارٹی کا اخبار سکندریہ میں شروع ہونے والے لیگ کونسل کے اجلاس پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہے۔ کہ یہ اجلاس بہت معنی خیز ہوگا۔ اس کے دوران میں عرب لیگ کی دوبارہ آزمائش ہوگی۔ کہ آیا وہ عرب ممالک کے درمیان تعلقات استوار کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اخبار نے لیگ پر بعض اثرات کا حوالہ دیا ہے۔ جنہوں نے لیگ کو تباہی کے کنارے پہنچا دیا تھا۔ ان اثرات نے لیگ کو اسی کے خلاف ایک آلہ کار کی حیثیت سے استعمال کیا ہے۔

اخبار مذکور لکھتا ہے۔ کہ مصر میں فوجی تحریک نے عرب ممالک کو ہلا دیا ہے۔ اب عرب لیگ کا فرض ہے کہ وہ ثابت کرے کہ وہ مصری فوجی تحریک کا مناسب اثر عرب لیگ پر بھی پڑا ہے —— یونائیٹڈ پارلیمنٹ کے لیڈر مسٹر رضا الشبیبی نے پارٹی کے اخبار میں ایک مقالہ شائع کروایا ہے۔ جس میں اعلان کیا ہے۔ کہ عرب ممالک اس تجویز کا خیر مقدم کریں گے۔ کہ مصر دنیائے عرب میں اپنے سفارتی نمائندوں کی کانفرنس طلب کرے عربوں کو اُمید ہے۔ کہ مصری فوجی تحریک کے ثمرات سے فائدہ اُٹھائیں گے۔ مصر کی موجودہ حکومت نے ملک میں نئی بیداری اور جوش کی لہر دوڑا دی ہے۔ دیگر عرب ممالک کو بھی ترقی کے لئے ان سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ مقالہ میں مصر سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ دیگر عرب ممالک سے تعلقات بڑھائے جائیں۔ (دستار)

جاپانی ریلوے کی ۸۰ ویں سالگرہ

نئی دہلی ۴ ستمبر:- ۱۴ اکتوبر کو جاپانی ریلوے اپنی ۸۰ ویں سالگرہ منا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ٹوکیو میں ایک نمائش بھی لگائی جا رہی ہے۔ ٹوکیو ٹرانسپورٹ میوزیم کے ڈائرکٹر نے بھارتی ریلوے کو دعوت دی ہے، کہ بھارتی ریلوے کی بتدریج ترقی کے نمونے نمائش کے لئے ارسال کریں۔ ان میں سٹاف کی وردیاں اور دیگر متعلقہ اشیاء بھی شامل ہونگی۔ (اشار)

تیس لاکھ ایکڑ صحرائی رقبہ کو سرسبز کرنے کی سکیم

قاہرہ ۴ ستمبر:- مصر کے فوجی سائنسدانوں نے ۳۰ لاکھ ایکڑ صحرائی اراضیات کو سرسبز بنانے کی اُمید میں سکندریہ کے مغرب میں صحرائے لیبیا کے بعض حصوں میں گھاس کے قطعے لگائے ہیں۔ انہیں اُمید ہے کہ ان مقامات پر مویشیوں کے چرنے کے لئے کافی گھاس اُگ آئے گی۔

اس حقیقت سے بھی اُن کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔ کہ وہاں ایک خاص قسم کے جو نشوونما پانے لگے ہیں۔

فی الحال ۲۰,۰۰۰ سے ۱۵۰,۰۰۰ ایکڑ تک کے رقبے کو قابل کاشت بنانے کی کوشش کی جائیگی۔ اس سکیم کی مالی امداد امریکی ڈالروں کی مدد سے کی جا رہی ہے۔

زراعتی کام میں مدد دینے کیلئے امریکی ماہرین بھی مصر آئے ہیں اور ان کے مشورہ سے امریکہ سے ضروری سامان و آلات منگوائے جائیں گے ملک میں زرعی خوراک کو ترقی دینے کی ان کوششوں کی تکمیل پانچ سال میں ہوگی یہ کوشش ایک قسم کا جوا ہے کامیابی کی گارنٹی نہیں کی جا سکتی! (دستار)

مغربی بنگال بہار کا کچھ علاقہ حاصل کرنا چاہتا ہے

کلکتہ ۴ ستمبر:- مقامی کانگرسی حلقوں میں بہار کے وزیراعلیٰ ڈاکٹر سنہا کے اُس بیان پر چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ جس میں اُنہوں نے مغربی بنگال کے اس دعویٰ کا جواب دیا ہے۔ کہ بہار کے بعض سرحدی علاقوں کو مغربی بنگال میں شامل کر دیا جائے۔

اگرچہ مغربی بنگال کانگرس کے صدر اتولیا گھوش نے کسی قسم کا تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ مگر ان کے قریبی حلقوں نے تصدیق کی ہے۔ کہ مغربی بنگال اپنے مطالبہ پر مصر رہے گا۔ (دستار)

لبنان کو مہاجرین کیلئے بیرونی امداد کی ضرورت

بیروت ۴ ستمبر:- وزیراعظم سمیع الصالح بے کی قیادت میں لبنان کا جو وفد اس ماہ مصر میں عرب لیگ کونسل کے اجلاس میں شرکت کیلئے جا رہا ہے وہ اجلاس میں فلسطین کے عرب مہاجرین کا مسئلہ بھی پیش کریگا۔ اور ان اخراجات کی تفصیل بھی پیش کریگا۔ جو وہ اُن پر خرچ کر رہا ہے۔ لبنان کی طرف سے یہ تجویز بھی پیش ہونے کی توقع ہے کہ کویت اور بحرین کی حکومتیں بھی ان حکومتوں کو مہاجرین کی فلاح و بہبود کے لئے مالی امداد دیں جہاں مہاجرین آباد ہیں۔ اس بات پر بھی زور دیا جائے گا۔ کہ لبنان ملک میں مقیم ۵۰۰ ر ۱۱ مہاجرین کو مستقل طور پر آباد نہیں کر سکتا۔ (دستار)

احراریوں کا مسلمانوں سے سلوک ۱۹۴۷ء کی قیامت صغریٰ میں

روزنامہ انجام کراچی میں ایک عینی شاہد کا بیان

روزنامہ انجام کراچی کے آزادی نمبر میں محترمہ محمودہ سلطانہ صاحبہ دہلوی نے "برق و شرر" کے عنوان سے اس قیامت صغریٰ کا نقشہ کھینچا ہے۔ جو آزادی ملنے کے معاً بعد وہاں کے مسلمانوں پر ٹوٹی تھی۔ ہندوؤں اور سکھوں نے جو بہیمانہ سلوک کیا سو کیا۔ لیکن اس موقعہ پر اسلام کے حقیقی خیر خواہ اور سچے پاسبان ہونے کے دعویدار یعنی "احراریوں" اور "جمعیۃ العلماء" کے مولویوں نے جو کردار ادا کیا اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے۔

"۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو ہندوستان کی آزادی کا جشن منایا گیا۔ مسلم لیگیوں کی کمان اتر نے پر جمعیۃ العلماء اور مجلس احرار کے پٹے ہوئے مہروں کو زندگی میں پہلی مرتبہ لیڈری کرنے کا موقعہ ملا۔ مسلمانوں کے جن محلوں میں چند روز پیشتر تک انہیں شکل دکھانے کی بھی جرأت نہ ہوتی تھی۔ آج گاندھی ٹوپیاں ڈاٹے اور کھدر کے کرتے پھڑکاتے حاکمانہ اکڑ کے ساتھ گشت کر رہے تھے۔ اور مسلمانوں کو گھر پر ترنگے جھنڈے لہرانے کا حکم دے رہے تھے ...... مسلمانوں پر اکا دکا حملوں کا سلسلہ تو آزادی ہند کے ساتھ ہی شروع ہو گیا تھا۔ بہتر بہتر گھنٹوں کے کرفیو آرڈر بھی ہمارے سروں پہ مسلط ہونے لگے تھے۔ لیکن دو ہفتوں کے بعد ستمبر کا مہینہ سچ مچ دلی والوں کے لئے "ستمگر" بن گیا۔ اور بڑے پیمانہ پر مسلمانوں کا قتل عام شروع ہو گیا .... جامع مسجد کے نیچے جہاں کسی زمانے میں مسلمان پارچہ فروش بیٹھے تھے۔ زخمی مسلمان عورتوں کو رکھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ لیکن اس قیامت کے عالم میں دوائیں کہاں۔ ڈاکٹر کہاں نرس کہاں؟ جمعیۃ العلماء اور مجلس احرار کے خوش پوش رضا کاروں کو ان کی ہندو نوازیوں کے صلہ میں حکومت کی جانب سے بندوقیں دی گئیں تھیں لیکن وہ تباہ حال خانماں برباد زخمی مسلمانوں کو یہ دل فراش طعنے دینے میں تو پیش پیش تھے۔ کہ دیکھا پاکستان مانگنے کا مزہ۔ اب بلاؤ اپنے قائداعظم کو۔ لیکن مظلوم مسلمانوں کی امداد سے انہیں کوئی سروکار نہ تھا .... ہندوؤں کے لئے جامع مسجد اور اس کے قرب وجوار میں تباہ حال مسلمانوں کی مجتمع آبادی ناقابل برداشت تھی اور وہ کوشش کر رہے تھے، کہ دلی میں مسلمانوں کی اس بچی کھچی آخری یکجائی کو بھی ختم کر دیا جائے۔ کانگرس کے نمک خوار احراریوں کو تباہ و برباد مسلمان پناہ گزینوں کی اس برائے نام سہولت سے بھی زیادہ مسجد کی زیبائش عزیز تھی لہٰذا ان نکھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ احراریوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ جامع مسجد اور قرب و جوار کی دیگر مسجدوں کو مسلمان پناہ گزینوں سے خالی کرایا جائے۔ اور حکومت نے فوراً یہ مطالبہ منظور کر کے جامع مسجد سے تمام پناہ گزینوں کو نکال باہر کیا اور انہیں ٹرکوں میں لاد لاد کر پرانے قلعہ کے ویرانے میں پھنکوا دیا۔ جہاں کے روح فرسا مصائب بیان کرنے کے لئے پتھر کا کلیجہ چاہیئے۔"

(روزنامہ انجام کراچی آزادی نمبر مورخہ ۱۵ اگست ۵۲ء ص ۵)

لندن میں مکانات کی ارزانی

ایک پونڈ میں ایک گھر

لندن ۴ ستمبر:- لندن کے مفلس ترین علاقے یعنی ایسٹ اینڈ میں ایک پونڈ کے عوض ایک گھر فروخت ہو رہا ہے۔ یہ رقم ایک اوسط کارکن کی ہفتہ وار تنخواہ کا آٹھواں حصہ ہے

مالکان جائداد اس قیمت پر فروخت کر کے بھی بہت خوش ہیں۔ کیونکہ ان کی مرمت پر بہت زیادہ خرچ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور وہ خود مرمت اس لئے شروع نہیں کرا سکتے کہ عمارتی سامان بہت زیادہ گراں ہو چکا ہے نگر کرائے قانون کے ذریعے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ اور انہیں کرائے کی آمدنی کی نسبت زیادہ رقم مرمت پر خرچ کرنی پڑتی ہے

ایسٹ لندن کے ایجنٹوں کا بیان ہے کہ ایک پونڈ کے عوض مکانات یوں تو بہت کم بکتے ہیں مگر ۵۰ پونڈ سے ۱۰۰ تک تو بہت فروخت ہوتے ہیں۔ (استار)